www.emarsiya.com

حمد خدا ہے ذکرِ عنایاتِ اہلبیتؑ

حمدِ خدا ہے ذکرِ عنایاتِ اہلبیتؑ
ہے مظہرِ صفاتِ خدا ذاتِ اہلبیتؑ ۱
حاصل ہیں کائنات کو نعماتِ اہلبیتؑ
بے حد ہیں معجزات و کراماتِ اہلبیتؑ
مغموم زندگی ہو کہ مسرور زندگی
اعجازِ پنجتن سے ہے معمور زندگی

سُن سُن کے شاعروں کے بیانِ تعلیات
لیتی تھی اپنے ذہن میں بھی چٹکیاں یہ بات ۲
تم نے بہت سے دیکھے ہیں مولا کے معجزات
کر ڈالو نظم ان میں سے دو چار واقعات
عرفاں بڑھے ۔ تقرب معجز نما بڑھے
ایمان کیف بار ہو ۔ جوشِ وِلا بڑھے

طفلی میں والدین کا دیکھا جو تھا یہ حال
رہتے ہیں محوِ مدح و ثنائے رسولؐ و آلؑ ۳
روتے ہیں کرکے ذکرِ شہیدانِ خوش خصال
جب آتا ہے اسیریٔ سادات کا خیال
سینے پہ ہاتھ مار کے کہتے ہیں ۔ یا حسینؑ
دِل پوچھتا تھا ۔ کیا ہوا تھا کون تھا حسینؑ

ماں باپ نے سنائے جو احوال دردناک
پیدا ہوئی محبتِ آلِ رسولؐ پاک ۴
والد نے دیکھا بڑھتا ہوا جب یہ انہماک
سوز و سلام پڑھنا سکھایا باشتراک
دل سے جو کارِ خیر میں مشغول ہوگیا
مولاؑ کی بارگاہ میں مقبول ہوگیا

www.emarsiya.com

مقبولیت کا حال سنیں صاحبِ وِلا
مجلس تھی شب کو قریۂ ہمسایہ میں بپا
5 وقتِ سحر گھر آیا تو بے ہوش سو گیا
چہلم امامؑ کا تھا ہوئی مجلسِ عزا
ماں باپ کو خبر نہ تھی خوابیدہ رہ گیا
تالے میں بند سوز کا گرویدہ رہ گیا

مجلس میں بیٹھے بیٹھے پڑا ماں پہ یہ دباؤ
دل میں کہا کسی نے اٹھو جلد گھر کو جاؤ
6 شیدا ہے سویا ہوا ہے جگا کے لاؤ
جلدی قدم بڑھاؤ اسے ساتھ لے کے آؤ
گھبرا کے اُٹھی ۔ سوئے مکاں سوچتی چلی
میں کس کو بھول آئی ۔ یہ ماں سوچتی چلی

پہنچی جو صحنِ خانہ میں حیراں پُر اضطراب
اب کیا کروں ۔ جو پوچھا ۔ تو دل نے دیا جواب
7 یہ تالا کھول ۔ ماں نے جو تعمیل کی شتاب
خوابیدہ سوز پڑھنے لگا درمیانِ خواب
ماں ڈر کے چیخی کون تو او بے شعور ہے
خوابیدہ چونکا ۔ سہم کے بولا ۔ ظہور ہے

تھپڑ لگا کے کیا یہ ماں نے یہ کیا بیاں
چہلم کے روز سوتا ہے کم بخت سوز خواں
8 مجلس سے مجھ کو لایا گیا اِس لئے یہاں
خوابیدہ ۔ بند کمرے میں تو ہے نہ تھا گماں
کھائے گا مار باپ سے بے ہوش جاگ جا
مجلس تمام ہونے کو ہے اُٹھ کے بھاگ جا

www.emarsiya.com

میں اُٹھ کے دوڑا سوئے عزا خانۂ امامؑ
مجلس میں دیکھا بیٹھے ہیں خاموش خاص و عام
پُر درد سوز۔ مرثیہ خواں پڑھ چکے تمام
آہ و بکا کا شور۔ نہ ہے آنسوؤں کا نام
۹
والد نے مجھکو جھڑکیاں دے کر ڈرا دیا
جبرًا۔ برائے مرثیہ خوانی بٹھا دیا

مجبور پہنچا تخت پہ تو بڑھ گیا ہراس
کوئی کتاب مرثیہ و سوز تھی نہ پاس
کچھ یاد جیب نہ آیا۔ ہوا اور بھی اُداس
مغموم ہو کے دل میں کہا یوں بدرد و یاس
۱۰
ناراض میرا باپ ہے۔ مولاؑ میں کیا پڑھوں
گھر سے کتاب آئے تو میں مرثیہ پڑھوں

دل سے دُعا جو مانگی تھی با دیدۂ پُر آب
فورًا ہوئی وہ بارگہہ حق میں مستجاب
مجلس میں گھر سے آ گئی خود ہی مری کتاب
جو مرثیہ پڑھا وہ ہوا ایسا کامیاب
۱۱
محروم گریہ کوئی طبیعت نہیں رہی
باقی کسی بیاں کی ضرورت نہیں رہی

اُس دن جو اوج مرثیہ خوانی ہوا نصیب
بہتر نہ پڑھ سکا کبھی مجھ سے کوئی رقیب
پڑھتا نہ میرے بعد کوئی شاعر و ادیب
مجلس تمام ہوتی تھی بے حاجت خطیب
۱۲
ایسا پڑھا حسینؑ کے ذاکر کا مرثیہ
مولاؑ نے دیدیا مجھے شاعر کا مرتبہ

www.emarsiya.com

قائم ہوئی جو سیزدہ صد سالہ یادگار
نامِ حسینؑ کی ہوئی ہر شہر میں پکار
مجھ کم سخن پہ آگیا مولاؑ کو ایسا پیار ۱۳
آزادی۔ ایک نظم۔ عطا کر دی شاندار
ہر معرکے میں فاتح و منصور کر دیا
نامِ ظہور۔ خلق میں مشہور کر دیا

شہرت کے ساتھ دولتِ دنیا بھی کی عطا
دس ماہ۔ میں ہی۔ تین گنا۔ عہدہ دیدیا
تنخواہ میں اضافہ اِسی طور سے ہُوا ۱۴
اِس کے علاوہ فیض یہ تھا دستِ غیب کا
میں لیتا تھا نہ بانیٔ مجلس سے زادِ راہ
سولہ گنا۔ امامؑ ہی دیتے تھے زادِ راہ

ہوتا تھا فکر مند کبھی میں جو محوِ خواب
مولاؑ جگا کے کرتے زیارت سے فیضیاب
میرے سوالِ غم کا بتا دیتے تھے جواب ۱۵
دورِ ملازمت میں رہا دورِ اضطراب
تیرہ برس مقدمۂ حادثہ رہا
تفریح کا سا میرے لئے مشغلہ رہا

جب بھی مخالفوں نے کیا مجھ سے وہ سوال
جس کا جواب دینا تھا میرے لئے محال
مولاؑ کو میں نے یاد کیا۔ ٹل گیا وبال ۱۶
سُن کر جواب غیر ہُوا۔ معترض کا حال
شرمندگی سے گندہ دہن بند ہو گیا
دل بخششِ امام سے خورسند ہو گیا

www.emarsiya.com

یہ کہہ کے معترض نے پریشاں کیا مجھے
مانا کہ کربلا میں بہتّر شہید تھے
کشتے یزیدیوں کے بھی مدفوں وہیں ہوئے ۱۷
یہ سجدہ گاہ ۔ رکھتے ہو تم جسکو سامنے
اس کا ثبوت کیا ہے کہ یہ خاک پاک ہے
میں کہتا ہوں ۔ یہ خاک یزیدی کی خاک ہے

گھبرایا میں ۔ تو میرے ممبر ہو گئے امامؑ
فرمایا کہہ دے ۔ پاک ہے یہ خاک لاکلام
انجام دیدیا ۔ متوکل نے خود یہ کام ۱۸
قبریں یزیدیوں کی وہ کھدوا گیا تمام
کٹوا دی نہر ۔ پانی کی رَو جا بجا گری
ناپاک ساری مٹی ۔ سمندر میں جا گری

اِک روز معترض نے کیا فخر سے بیاں
مومن علیؑ تھے ۔ عائشہ تھیں مومنوں کی ماں
سوتیلی ماں تھیں فاطمہؑ کی یہ بھی ہے عیاں ۱۹
جائز تھیں کیسے نِسبتی ماں سے لڑائیاں
تھے واقفِ رواج و رسومِ عرب علیؑ
کیوں والدہ کا بھُول گئے تھے ادب علیؑ

مولاؑ نے یہ جواب عطا کر دیا مجھے
کچھ اور بھی شرف تھے علیؑ کو ملے ہوئے
حاصل تھا اختیار ۔ وہ نفسِ رسولؐ تھے ۲۰
معلوم یہ ہوا اگر اِس اعتراض سے
زوجہ نبیؐ کی بن کے جو سب ہی کی ماں تھیں وہ
مومن تھے اُن کے باپ تو اُن کی بھی ماں تھیں وہ

www.emarsiya.com

اِک بار معترض نے کہا یوں بشد و مد
عثماں نے جب۔ علیؑ کو پکارا پئے مدد
۲۱ ہرگز کیا نہ اُن کا علیؑ نے سوال رد
اِس واقعہ سے ملتی ہے اِس امر کی سند
آپس میں اختلاف نہ تھا دونوں یار تھے
عثمان کے حسینؑ و حسنؑ۔ چوکیدار تھے

یہ طنز یہ سوال تھا سب سے سِوا ادق
سُنتے ہی جس کو ہوگیا میرا رنگ فق
۲۲ سردی تھی سخت۔ پھر بھی بدن تھا عرق عرق
مِلتا نہ تھا جواب۔ تو دل ہو رہا تھا شق
خوش معترض تھا۔ لب پہ ظفر کا ترانہ تھا
میں محوِ انتظارِ امامِؑ زمانہ تھا

آخر امامِؑ عصر نے سمجھا دیا جواب
یک لخت دِل شگفتہ ہوُا صورتِ گلاب
۲۳ دنداں شکن جواب جو اُس کو ملا شتاب
چہرے سے معترض کے ہوُا ظاہر اضطراب
ضربِ جواب سے جو نہ خود کو بچا سکا
پھر معترض مِلا۔ تو نہ آنکھیں مِلا سکا

سمجھایا میں نے اُس کو باندازِ دِل نشیں
بیٹھو جو قصدِ رفعِ ضرورت سے تم کہیں
۲۴ پانی سے بھر کے مٹی کا لوٹا دھرو قریں
توڑے کوئی۔ تو اُس کو بچاؤ گے یا نہیں
مٹی کے لوٹے کی جو حفاظت کروگے تم
کیا محترم سمجھ کے یہ نصرت کروگے تم

www.emarsiya.com

صاف اِس مثال سے یہ حقیقت ہے آشکار
مفضول لوٹا ۔ آدمی افضل ہے باوقار
۲۵ لوٹے کو آدمی پہ نہیں حاصل افتخار
عظمت کا آدمی کے عمل پر ہے انحصار
عثمان تھے سوالی ۔ معیں تھے حسنؑ حسینؑ
محسن تھے ۔ چوکیدار نہیں تھے ۔ حسنؑ حسینؑ

عثمان نے پکارا تھا جب ۔ یا علیؑ مدد
یہ ظرف تھا علیؑ کا اُسی وقت کی مَدد
۲۶ تلوار مانگی دشمنِ جاں نے تو دی ۔ مَدد
کرتے ہیں سائلوں کی علیؑ آج بھی مَدد
مولاؑ علیؑ تو سب کے معین و کفیل ہیں
دشمن علیؑ کے دونوں جہاں میں ذلیل ہیں

مولاؑ علیؑ کی طرح ہیں مہدیؑ مرے معیں
ملتا ہے فیض اُن سے بہر طور بالیقیں
۲۷ ڈستا ہے مجھ کو جب بھی کوئی مارِ آستیں
زہر اس کا دُور کرتے ہیں مولائے مومنیں
ذکرِ حسینؑ و اکبرؑ و قاسمؑ کے فیض سے
میں جی رہا ہوں ۔ حجّت قائمؑ کے فیض سے

اِک بے ادب ۔ ذلیل ۔ منافق نے یوں کہا
قرآن لا کے دینا ۔ محمدؐ کا فرض تھا
۲۸ اِسلام کو اب اُن کی ضرورت نہیں ذرا
یہ سُن کے جوش آگیا تو میں نے کہہ دیا
او بد زباں ۔ لعین دمشقی کر ۔ مباہلہ
سچا ہے تو ۔ تو مجھ سے ابھی کر ۔ مباہلہ

www.emarsiya.com

کلمہ صحیح پڑھ نہیں سکتا تھا بے حیا
تحریریں ۔ ماہنامۂ دعوت کو دیتا تھا
۲۹ بولا کرو مباہلہ ۔ تو میں نے کہہ دیا
سچا اگر ہے یہ ۔ تو مجھے موت دے خدا
میرے بیاں کی نقل وہ جاہل جو کر گیا
اکیسواں [۲۱] دن آنے نہ پایا ۔ کہ مر گیا

یہ ذکر بھی ہے قابلِ احباب ذی شعور
ناراض مجھ سے ناظمِ اعلیٰ تھے بے قصور
۳۰ کوشش جو کی کہ بھیجدیں مجھ کو یہاں سے دور
مولاؑ نے ان کا ایسا جھکایا سرِ غرور
ٹھنڈے تعصبات کے سب جوش ہو گئے
دو [۲] دن کے بعد خود ہی سبکدوش ہو گئے

[۱۹۸۶]
انیس سو چھیاسی میں جولائی کا تھا ماہ
اس واقعہ کا دن ہے اکتیسواں [۳۱] گواہ
۳۱ دس بج چکے تھے رات کے آرام کی تھی چاہ
مالشیہ اِک آیا سوالی و دادِ خواہ
بولا کہیں جو آپ تو مالش کروں جناب
ہو گی تھکان دور ۔ ملے گا سکوں جناب

ٹی وی پہ تھا ڈرامہ چھیاسی [۸۶] لگا ہوا
مالشیہ ۔ محوِ دید تھا ۔ مالش بھی کرتا تھا
۳۲ جب سخت انگلیوں سے وہ ملنے لگا گلا
ہاتھ اُس کا محویت میں رگوں پر ٹھہر گیا
دم گھٹ گیا ۔ نگاہ پہ تاریکی چھا گئی
دل کا دھڑکنا بند ہوا موت آ گئی

www.emarsiya.com

۳۳

کیا جانے کتنی دیر میں مُردہ جھکا رہا
مالشیہ بے خبر تھا دبائے رہا گلا
اِک پوتا حال دیکھ کے یک لخت چیخ اٹھا
دادا زمیں پہ جھک گئے ہیں ان کو کیا ہوا
ہر فرد حادثہ سے پریشان ہوگیا
مالشیہ اپنے دِل میں پشیمان ہوگیا

۳۴

مجھ کو اٹھا کے جیسے ہی سیدھا کیا گیا
بلبُٹی دہن کی سمت شکم میں جو تھی ہوا
ابکائی بن کے دِل کو جو جھٹکا دیا ذرا
دھڑکن ہوئی شروع تو مُردہ بھی جی اٹھا
دِل شاد و مطمئن ہوا افرادِ خانہ کا
میں زندہ معجزہ ہوں ۔ امامِ ؑ زمانہ کا

۳۵

گذری تھی چند لمحوں میں یہ طرفہ واردات
لیکن سمجھ میں آگئی فی الفور اتنی بات
جیسے مجھے عطا ہوئی بعدِ اجل حیات
مُردوں کو یوں جلاتا ہے خلاقِ کائنات
کہتا رہے زمانہ کہ فانی ہے زندگی
میرے لئے تو مرثیہ خوانی ہے زندگی

۳۶

بعدِ حیات موت ہے ایک اصطلاحِ عام
لیکن اس اصطلاح سے واقف نہیں عوام
بعدِ اجل حیات ہے اس زندگی کا نام
ملتے ہیں جس میں تا ابد انعام لاکلام
جس کا مآل قصرِ ارم کا حصول ہے
وہ زندگی محبتِ آلِ رسولؐ ہے

www.emarsiya.com

روحیں ازل سے زندہ و موجود ہیں مگر
چشمِ عوام کو کبھی آتی نہیں نظر ۳۷
ماں کے شکم میں ہوتا ہے زندہ تنِ بشر
رہتی ہے زلیست موت کے پردے میں عمر بسر
دنیا میں آکے پاتا ہے جسم شکلِ حیات
اِس زندگی کا نام ہے بعدِ اجل حیات

دنیا قیام گاہِ مُسافر ہے لاکلام
رہتا ہے چند روز یہاں عارضی قیام ۳۸
ارواح کا سفر یہاں ہوتا نہیں تمام
ہوتا ہے کوچ پھر طرفِ منزلِ دوام
کرتی ہے انتقال مکاں ایک ایک رُوح
مرتی نہیں مگر کوئی بد ہو کہ نیک رُوح

واضح ہے یہ بیان خُدا کے کلام میں
رہتی ہیں رُوحیں حسبِ مراتب خیام میں ۳۹
دارالبوار میں کوئی دارالسّلام میں
چھوڑا ہے جتنا حِصّہ حلال و حرام میں
آثار اُن کے ملتے رہیں گے تُلے ہوئے
اعمال نامے ہیں ابھی سب کے کھلے ہوئے

اعمال نامے ہونگے قیامت کے روز بند
پڑ جائیں گے گلوں میں ثریاں بخش و سود مند ۴۰
ظاہر کریں گے پست ہے یہ اور یہ بلند
تحریر ہو پسند کسی کو کہ ناپسند
شرمندہ - فکر مند - بہت سر جھکے ہوئے
جنت کے در سے دُور رہیں کے رکے ہوئے

www.emarsiya.com

اعمال نامے دیکھ کے ہوں گے خجل بشر
جنت میں جائیں گے کہ جہنم میں کیا خبر
کچھ ایسے مطمئن بھی وہاں آئیں گے نظر ۴۱
جن کو جناں کی فکر نہ دوزخ کا ہوگا ڈر
قرآں میں صاف حکم خدا ہے لکھا ہوا
جنت کا بیعنامہ ہے اُن کو ملا ہوا

مالک جو ہیں جناں کے وہ افراد ذی حشم
بخشیں گے جس کو چاہیں گے پروانۂ ارم
وجہِ وجودِ عالمِ امکاں جو ہیں بہم ۴۲
ہر دورِ زندگی میں ہیں مخدوم و محترم
گویا نفوس کی ہو کہ بے صوت کی قضا
قبضے میں ان کے ہے ملک الموت کی قضا

روزِ ازل ہوا جو فرشتوں کا امتحاں
پوچھا گیا تھا نام ہیں کیا عرش پر عیاں
قاصر رہے ملک۔ تو صفیؑ کی کھلی زباں ۴۳
بولے یہ چودہ نور ہیں کون و مکاں کی جاں
چہرے ہیں ذوالجلال کے خود بھی جلیل ہیں
یہ سب کے سب وجودِ خدا کی دلیل ہیں

جبرئیلؑ سے کیا تھا جو اللہ نے سوال
میں کون۔ تو ہے کون۔ کر اظہار یہ خیال
روحؑ الامیں جواب سے تھے غرقِ انفعال ۴۴
اُن میں سے ایک نور نے دیکھا جو اُن کا حال
فی الفور درسِ معرفتِ کبریا دیا
دم بھر میں تو تو میں میں کا جھگڑا چکا دیا

www.emarsiya.com

یہ نور ہی تھے نوح کی کشتی کے پاسباں
آتشکدہ انہیں نے بنایا تھا گلستاں
۴۵ موسیٰؑ کو دیتے تھے یہی فرعون سے اماں
نام اُن کے چوما کرتی تھی داؤد کی زباں
یہ نام تھے جو تختِ سلیماںؑ کا اوج تھے
ارض و سما پہ عیسیٰؑ دوراں کا اوج تھے

ہر دور میں رہے یہ مددگار مُرسلاںؑ
ظاہر ہوئے لباسِ بشر میں جو حق نشاں
۴۶ روشن کیا تجلیٔ کردار سے جہاں
اسلام کو بصورت و سیرت کیا عیاں
پورا جو مدعا کیا پروردگار کا
قرآں قصیدہ بن گیا ان کے شعار کا

جس جس نے ان سے فیض نہ پایا غضب کیا
اہلِ ہوس نے اُن کو ستایا غضب کیا
۴۷ زنداں میں رکھا۔ زہر پلایا غضب کیا
سجدے سے سر سناں پہ اٹھایا غضب کیا
یہ بعدِ انتقالِ مکاں بھی عظیم ہیں
اب بھی معینِ خلقِ خدا ہیں کریم ہیں

چاہو اگر ثبوت ۔ چلو سوئے کربلا
دیکھو وُہ گرم ریت پہ ہے سبطِ مصطفیٰؐ
۴۸ سجدے میں کاٹنے لگا سر شمرِ بے حیا
خولی لعین شمر لعنؑ سے سر لے کے خوش ہوا
بعد اجلِ حیات کا مظہر سرِ حسینؑ
قرآں سُنا رہا ہے سناں پر سرِ حسینؑ

www.emarsiya.com

شام غریباں آئی - تو بیٹی حسینؑ کی
بابا کو ڈھونڈتی سوئے مقتل رواں ہوئی
۴۹
پائی نہ لاش جب تو سکینہؑ پکار اٹھی
بابا - مجھے بلاؤ - میں سینے پہ سوؤنگی
آواز آئی - آجا - شکستہ جگر سے مِل
پتھر ہٹا - نشیب میں آکر - پدر سے مِل

کوفے کے در پہ آیا سرِ شاہِ کربلا
لٹکا ہوا مِلا - وہاں لاشہ سفیر کا
۵۰
مسلم کی لاش پر سرِ شاہِ ہدا گیا
دونوں نے ایک دوسرے سے حالِ دل کہا
معجز تھا بفضلِ خدا تھے سرو بدن
زندہ نہ تھے تو بولے تھے کیسے سر و بدن

کوفے سے جب دمشق چلا کاروانِ شام
پشتِ شتر سے گر گئی بنتِ شہِ انام
۵۱
خولی کے نیزے پر تھا سرِ شاہِ تشنہ کام
قائم تھا اِک مقام پہ رُک کر سرِ امامؑ
ظالم جو شہ کے معجزے سے تلملا گئے
دُرّوں کی زد میں عابدِؑ بیمار آگئے

زین العبا پکارے سرِ شہ کو دیکھ کر
اعجاز پر حضور کے حیراں ہیں اہلِ شر
۵۲
بابا - مریض پر بھی ذرا کیجئے نظر
دُرّے لگے ہیں اتنے کہ زخمی ہے سب کمر
بابا - مزید ظلم و ستم سے بچایئے
کیوں رُک گئے ہیں آپ سبب تو بتایئے

www.emarsiya.com

بولا سرِ حسینؑ کہ سجادؑ۔ خستہ تن
اشتر سے گر گئی ہے سکینہؑ تری بہن
منگوائیے اِس کو جلد تُو اے بستۂ رسن ۵۳
آجائے وُہ تو دُور ہوں اندیشہ و محن
بچی کے انتظار میں ٹھیرا رہوں گا میں
آجائیگی سکینہؑ تو آگے چلوں گا

عابدؑ سے جب کیا سرِ سرور نے یہ کلام
سر پیٹ کر شتر سے گری خواہرِ امام
اٹھی ایک آہ بھر کے زمیں سے وُہ نیکنام ۵۴
پہنچی تلاش کرتی سکینہؑ کو چند گام
دیکھا سیاہ پوش کوئی بی بی روتی ہے
سینے سے اُس کے لپٹی ہوئی بچی سوتی ہے

پہچان کر سکینہؑ کو زینبؑ نے یہ کہا
میری بھتیجی ہے یہ۔ مجھے کیجئے عطا
احسان ہے یہ فاطمہؑ زہرا پر آپ کا ۵۵
پائیگی کارِ خیر کی اللہ سے جزا
پایا جواب۔ ہائے۔ مجھے جانتی نہیں
زینبؑ۔ تو اپنی ماں کو بھی پہچانتی نہیں

زینبؑ نے ماں کے پاؤں پر سر اپنا رکھ دیا
تھی فکر ظلم کرنے نہ آجائیں اشقیا
جلدی میں کوئی نوحہ نہ کوئی گلہ کیا ۵۶
آغوشِ فاطمہؑ سے سکینہؑ کو لے لیا
بولی۔ لگے گا وقت مصائب سنانے میں
ماں نے کہا۔ چل آؤں گی میں قید خانے میں

www.emarsiya.com

پہنچی سکینہ پاس تو اُٹھا سرِ حسینؑ
بچی کے حالِ زار پہ رو دیا سرِ حسینؑ
طے کر کے خاک و خون کا صحرا سرِ حسینؑ ۵۷
دربار میں یزید کے پہنچا سرِ حسینؑ
کرسی نشیں - امامؑ کی تکریم کو اُٹھے
قاتل - سرِ حسینؑ کی تعظیم کو اُٹھے

اللہ رے وقارِ شہنشاہِ مشرقین
ہر دل پہ چھا گیا پسرِ فاتحِ حنین
جس سے نظر ملاتا تھا زہراؑ کا نورِ عین ۵۸
وہ بے خودی میں نعرہ لگاتا تھا - یاحسینؑ
دربار منتشر تھا یزید پلید کا
بجتا تھا ڈنکہ نام حسینؑ شہید کا

آخر خجالت اپنی مٹائے یزید نے
فہرست قیدیوں کی منگائی یزید نے
درباریوں کو شان دکھائی یزید نے ۵۹
انگلی سوئے سکینہ اٹھائی یزید نے
پوچھا یہ کس کی بچی ہے - کس دل کا چین ہے
شمرِ لعین پکارا - یتیمِ حسینؑ ہے

چھینی ہیں اس کے کانوں سے میں نے ہی بالیاں
چہرے پر اس کے - میرے طمانچوں کے ہیں نشاں
اس کے گلے میں باندھی ہے میں نے ہی ریسماں ۶۰
یہ ہے - حسینؑ کہتے تھے جس کو سکونِ جاں
خوشبوئے جسمِ پاک بہت بھاتی تھی اسے
سینے پر اپنے باپ کے نیند آتی تھی اسے

www.emarsiya.com

عباسؑ سقہ۔ اُسکی محبت میں بن گیے
مشکیزہ ہے عَلم سے اُسی کا بندھا ہُوا
پانی جو حسبِ وعدہ نہ غازی پلا سکا ٦١
بازو کٹا کے مرگیا عباسؑ باوفا
شرمندگی کا اسقدر احساس رہتا ہے
اَب بھی جھکا جھکا سرِ عباسؑ رہتا ہے

بولا یزید۔ لاؤ ذرا میرے سامنے
ڈھیلی کرو گلے کی رسن۔ ہو سکوں اِسے
منظور اِس یتیم سے ہے گفتگو مجھے ٦٢
سُن لوں میں۔ دِل کی بات اگر بے پدر کہے
ظاہر یہ ہے کہ۔ آب و غذا چاہتی ہے یہ
خود ہی مجھے بتائیگی۔ کیا چاہتی ہے یہ

لایا گیا سکینہ کو جب تخت کے قریب
کہنے لگا یزیدِ لعیں۔ اے بلا نصیب
طے کر رہی ہے کم سنی میں منزلیں مہیب ٦٣
بیمار ہے اگر تو دوا دے ابھی طبیب
میوہ کوئی کہ آب و غذا چاہیئے تجھے
کہہ مجھ سے۔ کس مرض کی دوا چاہیئے تجھے

بولیں سکینہ۔ پوچھ رہا ہے تو سُن یزید
جب سے کیا گیا ہے۔ مرے باپ کو شہید
میں اپنی زندگی سے ہوں مایوس و نا اُمید ٦٤
دِل چاہتا ہے۔ ہو مجھے میرے پدر کی دید
شکوہ نہ کوئی ان سے شکایت کرونگی میں
جی بھر کے بابا جاں کی زیارت کرونگی میں

www.emarsiya.com

کہنے لگا سکینہؑ سے ۔ بے رحم و بد سیر
بس اتنی آرزو سے ہے بے تاب اس قدر
زیر سر یر۔ طشت طلا پر نگاہ کر ٦٥
سرپوش اٹھا کے دیکھ ۔ بے اپنے پدر کا سر
دیدار کے سوا۔ کوئی خواہش نہ کیجیو
سر طشت سے اٹھانے کی کوشش نہ کیجیو

بابا ہے تیرا ۔ لختِ دلِ سیّد البشر
معجز نما کا لال ہے معجز نما اگر
خود اُٹھ کے طشت سے ترے پاس آئیگا یہ سر ٦٦
ہم دیکھیں ۔ تجھ سے باپ کو ہے پیار کس قدر
دے گا یہ سر حسین امامت کا امتحاں
اب ہوگا باپ بیٹی کی الفت کا امتحاں

خاموش ہوگئی جو یتیمِ شہ ہُدا
گونجی فضا میں زینبؑ ناشاد کی صدا
بیٹی سکینہؑ ۔ فکر ہے کیا تم پہ میں فدا ٦٧
پھیلا کے ہاتھ کہہ دو کہ اے قدرتِ خدا
اعجاز منکروں کو دکھا جائیے جناب
الفت کا امتحان ہے آ جائیے جناب

سُن کر پھوپی کی بات سکینہؑ جگر فگار
ننھے سے ہاتھ جوڑ کے بولی بچشم زار
شرمندہ ہو نہ جاؤں میں اے شاہ نامدار ٦٨
کرتے تھے زندگی میں تو سب سے زیادہ پیار
پیاری ہوں اب بھی میں تو مرے پاس آیئے
بعدِ اجل ۔ حیات کا منظر ۔ دکھلایئے

www.emarsiya.com

۶۹
لیتے ہیں امتحانِ محبت یہ بد یقیں
ممکن نہیں آپ کریں میرا دلِ حزیں
اس دم ہے روحِ پاک بھی سر بھی مرے قریں
میں مضطرب ہوں صبر کا اب حوصلہ نہیں
جلد آئیے۔ سکوت کی کیا احتیاج ہے
لاج آپ کی بھی ہے جو سکینہؑ کی لاج ہے

۷۰
یہ سن کے سر تڑپ گیا۔ طشتِ طلا ہلا
آئی لبِ حسینؑ سے تکبیر کی صدا
اونچا ہوا فضا میں سرِ سبطِ مصطفےٰ
آغوشِ میں یتیم سکینہؑ نے لے لیا
بچی نے دل کا حال کہا اپنے باپ سے
دربار والے رونے لگے اِس ملاپ سے

۷۱
درباریوں پہ دیکھا جو اعجاز کا اثر
ڈر کر یزیدؑ۔ شمرؑ سے بولا نہ دیر کر
اب چھین لے یتیم سے سبطِ نبیؐ کا سر
کھا کر طمانچے۔ بولی سکینہؑ بچشمِ تر
بابا وداع۔ اے شہِ ابرار۔ الوداع
بعدِ اجل حیات کے مختار۔ الوداع

۷۲
صاف آشکار ہوگیا اِن واقعات سے
افضل ہیں چودہ ہستیاں کل کائنات سے
ملتے ہیں ان کے وصف۔ خدا کی صفات سے
پاتے ہیں فیض اہلِ جہاں اُن کی ذات سے
قبل از حیات موت کے بھی رازداں ہیں یہ
بعدِ اجل حیات پہ بھی حکمراں ہیں یہ

www.emarsiya.com

سر اپنا بارگاہِ خدا میں جھکا - ظہور
دشوار تھا جو مرحلہ - آساں ہوا - ظہور ۷۳
شکرِ خدا کے بعد یہ کہہ مدعا - ظہور
پائے جزائے مرثیہ خوانی سوا - ظہور
مدحِ نبیؐ - ظہور - ثنائے علیؑ کرے
ذکرِ حسینؑ - غیر ممالک میں بھی کرے